ہم علم کے راہزن نہیں ہیں بلکہ دین کی حفاظت کرتے ہیں

شیخ سلیمان بن سلیم اللہ الرحیلی حفظہ اللہ سے یہ سوال پوچھا گیا:

میں اپنے ملک میں ایک مسجد کا امام اور خطیب ہوں۔ میں (مسجد میں) کتاب التوحید شیخ السعدی یا شیخ الفوزان کی شرح سے پڑھتا ہوں۔ کیا یہ عمل صحیح ہے کیونکہ میں اس کے لئے موٴھل نہیں ہوں (یعنی اس کے لئے سرٹیفیکیٹ یا کوالیفیکیشن نہیں ہے) لیکن میں اللہ کی طرف دعوت دینے کے ارادے سے اور توحید کو بیان کرنے کے لئے ایسا کرتا ہوں؟

جواب:

جب تک تم علماء کے کلام کو پڑھتے ہو اور اسے لوگوں تک پہنچاتے ہو اور ان کے لئے شیخ ابن السعدی کی شرح، القول السدید کو پڑھتے ہو یا شیخ امام الزمان جنہوں نے اپنے آپ کو علم کے لئے وقف کر دیا ہے، شیخ صالح الفوزان کی شرح اعانۃ المستفید پڑھتے ہو، یا تم انہیں امام علامہ شیخ (محمد بن صالح) العثیمین رحمہ اللہ کی شرح، القول المفید پڑھ کر سناتے ہو، یا تم شیخ صالح آل الشیخ کی التمہید پڑھ رہے ہو تو تم محسن ہو (اچھا کام کرنے والے ہو) اور اسے جاری رکھو، بارک اللہ فیک۔ اور غلو کرنے والوں کی طرف دھیان نہ دو جو کہتے ہیں، تزکیہ کہاں ہے؟

کیونکہ علمِ نافع کو لوگوں تک پہنچانا بغیر اللہ کے دین میں جرأت کئے ہوئے بذاتِ خود تزکیہ ہے۔

ہمیں اور کیا چاہئے اس کے بعد کہ ہم کسی شخص کو دیکھتے ہیں کہ وہ اس چیز میں کوشش کر رہا ہے کہ وہ ربانی علماء کے علم کو لوگوں تک پہنچائے ایسے ملک میں جہاں ہو سکتا ہے لوگ اس قول کو قبول نہ کریں۔ اور نہ ہی وہ اللہ کے دین میں جرأت کرتا ہے اور نہ ہی اس جیسا بننا چاہتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے اور نہ ہی علم میں اپنا دعویٰ کرتا ہے لیکن لوگوں کو وہ تعلیم دیتا ہے، انہیں پڑھ کر سناتا ہے، تو اللہ کی قسم ایسا شخص مزکیٰ ہے (تزکیہ یافتہ ہے) اور جیسا کہ اہلِ علم کہتے ہیں، کہ تزکیہ کی ضرورت صرف مجہول شخص اور جس کے بارے میں شبہہ ہے اسے پڑتی ہے۔

مجہول وہ شخص ہے جسے ہم نہیں جانتے اور نہ ہی اس کا حال ہمیں معلوم ہے، اسے تزکیہ کی ضرورت ہے۔ اور

مشبوہ شخص وہ ہے جس کے معاملے میں ہمیں شبہہ ہے۔ رہا وہ شخص جو معروف ہے کہ وہ صاف ستھرے علم کو پڑھاتا ہے، اور وہ علماء کی قدر کرتا ہے اور وہ علماء پر طعن نہیں کرتا نہ ہی زبان کے لہجے سے ان پر طعن کرتا ہے تو ایسا شخص مزکیٰ ہے، معروف ہے جسے خاص تزکئے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم ہر طالبِ علم سے تزکئے کا سوال کرنے لگ جائیں، صرف اسی کے ملک کے علماء کا، تو ہم خیر کے راستے کو تنگ کر دینگے۔ کیونکہ طلاب بہت زیادہ ہیں اور علماء ہر ملک میں قلت میں ہیں اور کون ہے جو ہر عالم کو جانتا ہو؟ اور کون عالم ہے جو ہر طالبِ علم کو اس ملک میں جانتا ہو؟ تو کیسے ہم اس دائرے کو اور تنگ کر دیں اور کہیں: نہیں! اس ملک کے علماء کا تزکیہ نہیں بلکہ سعودی عرب کے علماء کا تزکیہ ضروری ہے! کون کون ہیں جنہیں سعودی علماء جانتے ہیں؟

ہاں، جنہیں معروف سعودی عرب کے علماء نے تزکیہ دیا ہے تو وہ مزکیٰ ہے۔ لیکن کیا یہ شرط ہے کہ انہیں سے تزکیہ یافتہ ہو؟ واللہ! ایسا نہیں ہے! یہ شرط نہیں ہے کہ وہ ان سے تزکیہ یافتہ ہو، الا یہ کہ وہ مجھول یا مشبوہ ہو، تو ایسوں سے ہم تزکیہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ نہیں تو جو معروف ہے صاف ستھرے علم والا اور تعالم اس کے اندر نہیں ہے (یعنی علم میں دعوے کرنے والا نہیں ہے) اور علماء سے اس کا جھگڑا نہیں ہے تو ہم ایسوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور اس کے ہاتھ کو تھام لیتے ہیں اور لوگوں کو ہم اسے سننے کو کہتے ہیں، یہ خیر کے راستے ہیں اور ہمیں راہزن (علم کے راستے کو کاٹنے والا) نہیں بننا چاہیے، لیکن ہم دین کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ہم ہر کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ اس میں داخل ہو اور لوگوں میں فساد پیدا کر دے۔

مجروح[1]: اسے ہم دور کرتے ہیں اور لوگوں کو اس سے دور کرتے ہیں اور ہم اس سے دور رہتے ہیں اور اسے لوگوں سے ہم قریب نہیں ہونے دیتے۔

مجھول شخص سے (ہم روکتے ہیں) یہاں تک کہ اس کا حال واضح ہو جائے۔

مشبوہ سے (ہم روکتے ہیں) یہاں تک کہ اس کا حال واضح ہو جائے۔

---

[1] مجروح: جس پر علماء نے جرح کی ہو اور اس سے علم لینے سے روکا ہو۔ [2] مجھول: جس کے بارے میں معلوم نہیں ہے کہ وہ کون ہے یا اس نے کہاں سے علم حاصل کیا ہے۔ [3] جس کے بارے میں شبہہ ہو

رہاوہ شخص جس پر علماء نے جرح نہیں کی ہے اور وہ لوگوں کو صاف ستھرے علم کی تعلیم دینے میں معروف ہے اور لوگوں کی طرف علماء کے کلام کو نقل کرتا ہے اور نہ ہی تعالم کا شکار ہے اور نہ ہی وہ علماء پر طعن کرتا ہے، تو ایسا شخص مزکیٰ ہے مزکیٰ ہے مزکیٰ ہے۔ اللہ کی قسم، جو شخص اسے درس دینے سے روکتا ہے وہ گناہگار ہے، اور جو لوگوں کو اس سے دور کرتا ہے وہ گناہگار ہے۔ جو آتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے مشایخ نے تزکیہ نہیں دیا ہے اور وہ معروف ہے اس بات کے لئے جو میں نے ذکر کیا، اور لوگوں کو وہ اس سے دور کرتا ہے تو واللہ اس نے صحیح راستے کو نہیں سمجھا ہے اور نہ ہی وہ علماء کے راستے پر چلنے والا ہے۔ تو ائے ہمارے بھائیو! طلاب علم کو چاہئے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اللہ کی طرف دعوت دینے میں اپنے ملکوں میں، اور (علم کے راستے میں) راہزن نہ بنیں۔

میں نے ایک بار ایک واقعہ ذکر کیا تھا جس واقعہ نے مجھے رلا دیا۔ کسی بستی کے ایک شخص نے اسلام قبول کیا، پھر اسے جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی) میں قبولیت حاصل ہوگئی، وہ آیا اور معہد میں اس نے تعلیم حاصل کی، پھر اس نے (اس یونیورسٹی) کے کالج میں پہلا اور دوسرا سال پورا کیا پھر وہ اپنے ملک گیا اپنے بستی والوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے کے لئے، بعض طلاب آئے اور انہوں نے کہا: تمہارے پاس تزکیہ نہیں ہے، یہ جائز نہیں ہے (کہ تم انہیں دعوت دو)۔ گمراہی سے اللہ کی پناہ!

یہ جائز نہیں کہ علماء کے کلام کو اس کے معنیٰ کے برخلاف سمجھا جائے (جو ان کی مراد نہیں ہے)۔ علماء دین کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ بات انہوں نے کئی بار کہی ہے کہ تزکیہ کی ضرورت مجھول اور مشتبہ فیہ شخص کے لئے ہوتی ہے۔ رہا مجروح کا معاملہ تو اس کا معاملہ ختم ہے۔ لیکن مجھول اور مشبوہ کو تزکئے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو ائے طلاب علم، تم (علم کے) راہزن نہ بنو۔

مصدر: یوٹیوب کلیپ بعنوان: لسنا قطاع الطرق ! ولكن حماة للدين : شیخ سلیمان الرحیلی حفظہ اللہ

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد